ڈاکٹر غلام عباس

شعبۂ اردو

سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

جان شیکسپیئر کے علمی کارنامے اور قواعد نویسی

John Shakespeare is one of those orientlists who never came to India but did a great job for Urdu. He worked as a professor of Hindustani (Urdu) at Adescombe and wrote a Grammar Book, a Dictionary and many other books. This article consists of an account of his works as well as analysis of his grammar of Urdu language. His "A Grammar of Hindustani Language" was one of the popular grammars of that period. He discussed Urdu grammar on the basis of parts of speech i.e. Noun, Pronoun, Adjective, Verb Adverb and Posteposition etc. His method is simple, language is easy and account is brief. His discussions on word formation and indeclinable is worth appreciation.

جان شیکسپیئر اور گارسین ڈ* سی اردو سے دل چسپی ر p والے دو ایسے مستشرقین ہیں جنھوں نے کبھی ہندوستان کا رخ نہیں کیا لیکن عمر بھر اردو کی : مت کے لیے مستعدر ہے۔ جان شکسپیئر ۱۴/ اگست ۱۷۷۴ء میں ا ی کسان کے گھر میں پیدا ہوئے ڈربی شا ئر میں لینگلی پ ا ئ ی (Langley Priory) میں بچپن میں اکثر R ں میں کام کے لیے بھیج ڈ* ی جا* تھا۔ آٹھ نو سال کی عمر میں ا ی * راسے شد ی + آ ھی اور طوفان میں ا ی ،ڑے در # کے نیچے پناہ 8 پڑی ۔ اتفاق سے لارڈ ما ئ ا (Lord Moira)[۱] بھی وہیں رکے ہوئے تھے۔ وہاں جان شیکسپیئر اور لارڈ ما ئ ا کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی۔ لارڈ ما ئ ا نے محسوس کیا کہ اس بچے میں ا ی فطری ذہین بچہ موجود ہے لیکن حالات کے L تعلیم پ توجہ کی بجائے اسے محنت مزدوری کر* پڑتی ہے۔ اس نے اسے اگلے دن ملنے کا کہا اور طوفان تھمنے پ دونوں رخصت ہوئے۔ اگلے دن 5 قات پ لارڈ ما ئ ا نے اس کی تعلیم کا بندوبست کر ڈ* ی۔ اس طرح اس نے سٹانٹن ہیرالڈ میں ا ی پیرش سکول سے تعلیم حاصل کی۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ ہندستان اور د V مما لک میں موجود ایسٹ #* ی کمپنی کے 5 زمین کے لیے وہاں کی مقامی ز* نوں کی C ی دی علم لازمی قرار ڈ* ی جا چکا تھا اور انگلستان میں چند ایسے ادارے قائم ہو چکے تھے جہاں مشرقی ز* نوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ شکسپیئر نے دوران تعلیم فرانسس رڈون ہیسٹنگز کے مشورے سے لندن جا کر عربی سیکھی* کہ کسی افریقی ملک میں 5 زمت مل سکے۔ ۱۷۹۳ء میں لارڈ رڈون ہیسٹنگز کے تعاون سے کمسریٹ کی 5 زمت ملی اور ۱۸۰۵ء میں رائل ملٹری کالج مارلو میں عربی کے پ وفیسر مقرر ہوئے۔[۲] ۱۸۰۹ء میں ایسٹ #* ی کمپنی کے 5 زموں کی M کے لیے اڈسکومبی کالج قائم ہوا تو وہاں ہندستانی ز* ن کے پ وفیسر مقرر ہوئے۔[۳] دوران + ریس اس نے

نہ صرف کثیر تعداد میں کیڈٹس کو ہندستانی زبان سکھائی بلکہ متعدد کتابیں بھی شائع کیں اوران سے کثیر منافع حاصل کیا۔ یہ حوالہ بھی ملتا ہے کہ گارسین دتاسی نے انگلستان آ کر جان شکسپیئر سے اس سے ہندستانی زبان کے رموز سیکھے۔[۴] گارساں دتاسی بھی، جان شکسپیئر کا ذکر بہت احترام سے کرتے ہے اوراس کی شاگردی کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہے: ''جان شکسپیئر، ہندوستانی میں میرے اسی طرح استاد ہیں جیسے ایس۔ وساسی عربی میں۔''[۵] جان شکسپیئر کی ایک کتاب سپین میں مسلمانوں کی سلطنت کی تاریخ پر ہے۔ دیگر تمام تالیفات ہندستانی زبان، لغت، قواعد اور منتخبات پر مشتمل ہیں۔ جان شکسپیئر نے اپنی تصانیف سے کثیر رقم کمائی۔ اس کے بارے میں یہاں پر اس بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جان شکسپیئر کی ایک خواہش اس باغ کو خریدنے کی تھی جس میں وہ لڑکپن میں محنت کرتا تھا۔ ریٹائرمنٹ تک وہ اتنی رقم پس انداز کر چکا تھا جس سے وہ اپنا خواب پورا کرنے میں کامیاب ہوا۔ جان شکسپیئر نے درج ذیل کتب تالیف کیں:

۱۔ ہندستانی زبان کی قواعد (A Grammar of Hindustani Language)۱۸۱۳ء

دوسرا ایڈیشن ۱۸۱۸ء میں تیسرا ۱۸۲۶ء میں اور چوتھا جس میں دکنی زبان کی مختصر گرامر بھی شامل ہے۔[۶] ۱۸۴۳ء میں پانچواں ۱۸۴۶ء میں اور چھٹا ایڈیشن ۱۸۵۸ء میں شائع ہوا۔

۲۔ سپین میں سلطنت اسلامیہ کی تاریخ (The History of Mahomaten Empire in Spain)۱۸۱۶ء، تکمیل میں شراکت داری[۷]

۳۔ ہندستانی۔ انگریزی لغت (A Dictionary Hindustani and English)۱۸۱۷ء

دوسرا ایڈیشن ۱۸۲۰ء میں، ''تیسرا ایڈیشن بہت کچھ اضافے کے ساتھ لندن میں سنہ ۱۸۳۴ء میں چھپا''[۸] اس میں اشاریہ لغت بھی موجود ہے۔ چوتھا ایڈیشن ۱۸۴۹ء میں شایع ہوا۔ اس میں اردو۔ انگریزی کے علاوہ پوری انگریزی۔ اردو لغت موجود ہے۔ کئی اضافے اور دکنی محاورات بھی شامل ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں سنگ میل لاہور نے تیسرے ایڈیشن کا عکسی ایڈیشن شائع کیا۔

۴۔ منتخبات ہندی۔ دو جلدیں (Selection in Hindustani)۱۸۱۷ء

کثیر الاشاعت کتاب تھی۔ اس کی درج ذیل اشاعتیں سامنے سے گذری ہیں:

جلد اول: ۱۸۱۷ء، ۱۸۲۴ء، ۱۸۳۴ء، ۱۸۴۰ء، ۱۸۵۲ء

جلد دوم: ۱۸۱۷ء، ۱۸۱۸ء، ۱۸۲۵ء، ۱۸۳۸ء، ۱۸۴۰ء

۵۔ تعارف زبان ہندستانی (An Introduction to Hindustani Language)۱۸۴۵ء

اس کے علاوہ جرنل آف آر۔ اے۔ ایس کے لیے چند علمی مقالے بھی لکھے۔[۹]

جان شکسپیئر کی اردو قواعد نویسی:

قواعد نویسی میں جان شکسپیئر کی پہلی کاوش 'ہندستانی زبان کی قواعد' ہے جو ۱۸۱۳ء میں سامنے آئی۔ ۲۳۸ صفحات کی اس کتاب کا انگریزی نام

A Grammar of the Hindustani Language ہے۔ سرورق پر مصنف کے نام کے بعد یہ شعر درج ہے۔

سخن کے طلب گار ہیں عقل مند
سخن سے ہے نام نیکوں بلند
سخن کی کریں قدر مردان کار
سخن نام ان کا رکھے برقرار[۱۰]

ہندستانی زبان کی یہ قواعد لندن سے شائع ہوئی۔ کاکس اینڈ بیلس نے بہ حق مصنف شائع کی اور فروخت کار بلیک پیری اینڈ کو، لندن تھے۔ کتاب کے شروع میں ADVERTISEMENT کے نام سے ایک ابتدائی تحریر ہے جس میں کتاب کے تحریر اور نوعیت پر گفتگو کی گئی ہے۔ شکسپیئر کے مطابق ۱۷۹۶ء میں لکھی جانے والی گل کرسٹ کی قواعد اب نایاب ہو چکی ہے اور خاص طور پر یورپی طلبا کو ایک آسان قواعد کی ضرورت ہے اس لیے اس نے قواعد کو مختصر رکھا ہے۔ اس میں تبدیلیاں اور اضافے بھی کیے ہیں اور اس بات کا التزام رکھا ہے کہ طلبا کے لیے سہل ہو۔ کتاب کے کل نو ابواب ہیں۔ کتاب کا دوسرا اڈیشن بھی کاکس اینڈ بیلس نے شائع کیا۔ اس کے فروخت کار بلیک، کنگز بری، پار بری اینڈ ایلن تھے۔ صفحات ۱۹۲+۵ ہیں کتاب کے سرورق پر مندرجہ بالا اشعار اسی طرح درج ہیں۔ کتاب کے پہلے اڈیشن کے متن میں معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کی لائبریری میں موجود ہے۔ کتاب کا دوسرا اڈیشن بھی یہیں سے ۱۸۱۸ء میں شائع ہوا۔ کتاب کا تیسرا اڈیشن ۱۸۲۶ء میں شائع ہوا۔ اس کے شائع کنندہ اور فروخت کار بھی وہی ہیں جو دوسرے اڈیشن کے ہیں۔ دو شعر بھی اسی طرح سرورق پر درج ہیں۔ صفحات کی تعداد ۱۸۴+۵ ہے۔ ابتدا میں ADVERTISEMENT کی عبارت میں معمولی تبدیلی کی گئی ہے۔ گل کرسٹ کا ذکر نکال دیا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ 'یہ ہندستانی کا مختصر خاکہ ہے لیکن کوئی اہم چیز اس سے باہر نہیں کی گئی'[۱۲] کتاب کے متن پر نظر ثانی کی گئی ہے لیکن موضوعاتی سطح پر کوئی بڑی تبدیلی سامنے نہیں آئی۔ کتاب کا چوتھا اڈیشن ۱۸۴۳ء میں شائع ہوا۔ فروخت کار ڈبلیو ایم۔ ایچ۔ ایلن اینڈ کو ہیں۔ سرورق کی باقی عبارت برقرار ہے۔ طابع جے ایل کاکس اینڈ سنز لنکن ان فیلڈ ہیں۔ طابع کا نام اندرونی صفحے پر ہے۔ قواعد کے مباحث اور ضمیمہ جات ۲۰۷ صفحے ہیں۔ بعد ازاں چار پلیٹیں رسم الخط کی اور پانچ پلیٹیں دیوناگری کی حسب سابق درج ہیں۔

مکمل کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب حروف تہجی اور رسم الخط کے نشانات (The Alphabets and orthographical marks)، دوسرا باب تلفظ پر (On Pronounciation)، تیسرا باب اسم پر (On the

(Noun)، چوتھا ب ضمائ پر (On the Pronoun)، پانچواں ب فعل پر (On the Verb)، چھٹا ب، غیر منصرف الفاظ پر (Indeclinable Words)، ساتواں ب اعداد پر (On Numerals)، اٹھواں ب تشکیل مشتقات پر (On Formation of Derivatives) اور نواں ب نحو پر (On the Syntax) ہے۔

حروف تہجی، رسم الخط اور تلفظ کے مبا # کو عام طور پر خالص قواعد کا حصہ نہیں سمجھا جا لیکن ابتدائی دور کے مستشرقین کے ہاں یہ موضوعات اکثر کتب قواعد میں زیر بحث آئے ہیں۔ اس کی دی L یہ ہے کہ # کتاب کسی غیر ز ن کے شخص کو قواعد سے روشناس کرانے کے لیے لکھی جانے والی کتابوں میں مطالعہ کے لیے ان مبا # کا راج ا۔ اضافی سہو } فراہم کر ہے۔ یہاں بھی ۱۸۱۳ء میں ابتدأ عربی حروف تہجی اور عربی Â م اعراب شامل کر کے بعدازاں فارسی کے اضافی حروف، بعدازاں مقامی حروف بتائے گئے۔ ۱۸۴۳ء کے اڈ c میں شروع میں فارسی حروف تہجی اور عربی Â م اعراب کی شکل دے دی گئی کیوں کہ فارسی حروف تہجی میں عربی کے حروف بھی سما جاتے ہیں۔ بعدازاں دی ا ی حروف تہجی دیے گئے ہیں۔ البتہ ہندستانی (اردو) میں مستعمل مقامی حروف (بھ، تھ، ٹ، ٹھ، جھ، چھ، دھ ــــ)، اقسام ی، اقسام نون اور اقسام واو کے مبا # کتاب کے % میں ضمیمے میں شامل کیے ہیں جس کے L مبا # تہجی میں تشنگی O رکا شکار ہوئے ہیں اور اورافادے کے لیے طا) علم کو مشکل کا سامنا کر پڑ ہے۔ ب دوم تلفظ کے مبا # کا احاطہ کر ہے۔ تلفظ کی بحث کو فارسی اور دی ا ی میں یکساں مفید بنانے کے لیے بحث کو خلط ملط کر دی ہے۔ شروع میں ہمزہ (الف) کو حرکات ثلاثہ اور حروف علت کے ساتھ متلفظ کیا H ہے اور سامنے دی ا ی حرف لکھا ہے۔ بعدازاں تمام حروف تہجی کے سامنے دی ا ی حرف لکھا اور تمام حروف کی آوازوں کو رومن رسم الخط اور یورپی ز نوں کی مثالوں کے ساتھ سمجھانے کی کوشش بھی کی گئی۔ کسی حد- فا ہ یہ ہوا کہ ہر دو رسم الخط میں تلفظ سمجھنے میں آسانی ہوئی لیکن نقصان یہ ہوا کہ شتر گی کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ دی ا ی میں رے کی دو آوازیں ہیں۔ غنائی گاف کے لیے دی ا ی میں الگ حرف ہے لیکن اردو میں ۔ـ (نون غنہ وگ) لکھا جا ہے۔ اسے ن کے مرا ی نقطے کے بعد او ا۔ اور نقطے کا اضافہ کیا جو اردو میں کبھی مستعمل نہیں رہا۔ تیسر ب اسم کے مبا # میں ہے ب کے شروع میں لکھتے ہیں:

> 'عربی اصطلاح اسم م وان کو مسلمان نہ صرف اسم ذات، اسم صفت اور اسم عدد کے لیے بلکہ ضمائ، حالیہ تمام اور حالیہ تمام کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں ہم یورپیوں کے لیے قواعدی اصطلاحات کی وہ تقسیم جس کے وہ عادی ہیں، ز دہ آسان ہے۔[۱۱]

اسم کی تقسیم اسم جامد اور اسم مشتق، اسم ذات اور اسم صفت اور اسم مذکر اور اسم مو $ میں کی ہے۔ اردو کیر M کو حقیقی اور لاحقیقی میں تقسیم کرنے کے بعد چند اصول دیے ہیں مثلاً % اللفظ ا، ان، ، ین، ت، ش اور ن KM ن بتا۔ وہ کہتا ہے کہ خالص ہندی اور عربی میں ا اور ہ پر ختم ہونے والے اسم مو $ ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ اردو کے بہت سے ایسے الفاظ

کا ذکر کر* ہے جو مذکورہ* لاقاعدوں کے خلاف جاتے ہیں۔اردو کی + قواعد نویسی میں سام اسم کی بجائے لوازم اسم میں شمار ہوتی ہیں[۱۲] اور بیسویں صدی کے تمام قواعد نویسوں نے تعداد اور حا) کے ساتھ+ کیر* M کو لوازم اسم میں شامل کیا ہے۔اب ا/+ کیر* M کو اقسام اسم میں شامل کیا لیکن اسم کی قسموں میں اسم واحد اور اسم جمع بہ طور قسم شامل نہیں لیکن اسم کی وحدت وجمع کے اصول درج ہیں۔جمع کی بحث میں الفاظ کی جو حدت وجمع میں حروف ربط (مابعد) کے نتیجے میں وحدت وجمع کے املے کے اصول بھی درج کیے ہیں۔حروف ربط سے تبدیلیوں کی بحث املے کی بحث ہے جو الگ بحث کے طور پر موجود نہیں۔اسی طرح اسم سے پہلے حرف+ اکا اسم پر اثر بھی بتا H ۔اسی مقام پر اسم کی اسم کی فاعلی، اضافی، مفعولی (دو قسمیں Dative and Accustive) لازمی اور مجہولی+ ائی اور ابتدائی بیان کی گئیں۔اس بحث میں مفعولی مجہولی انگریزی کے زیر اثر* یہ ہے۔اردو میں اسم کی مجہولی حا) کی بجائے فعل کا طور مجہول دیکھا جا* ہے جس کے لیے 'جا*' فعل معاون کا منفرد کردار سامنے آ* ہے جس کے مختلف صیغے مفعول پر واقع فعل کے مجہول الخبر فاعل کی صورت میں بھی فعل کا اثر ظاہر کرتے ہیں۔

ضمیر کی بحث کے لیے الگ* ب قائم ہے۔اردو ضمائر بھی بہت سی دوسری* نوں کی طرح اسما سے الگ طرز عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔مصنف نے اسی اعتبار سے اردو ضمائر کی درجہ بندی کی ہے۔ضمیر کا توضیح سے عاری بیان اس+ از میں ہے جیسے قاری ضمیر کے تصور سے آگاہ ہے اور اسے اقسام اور تصریف سے غرض ہے۔ابتدا ضمیر شخصی کی حالتوں سے ہوتی ہے جن میں متکلم ضمیر اور ضمیر غائ$ میں وہ فاعلی، اضافی، مفعولی (دو قسم) اور جاری کا ذکر ہے۔ضمیر حاضر میں+ ائی حا) کا اضافہ ہے۔ضمیر اشاری میں بعید بہ مطابق ضمیر شخصی غائ$ ہوتی ہے اس لیے اس کی تفصیل نہیں البتہ اشاری قری$ میں 'یہ' سے اقسام وضع کی گئی ہیں۔ضمیر مشار ! (آپ۔۔۔) کو ضمیر معکوسی (reflective) کا م* H ۔'آپ' یعنی فاعلی حا) پر تو مشار ! دکھائی گئی لیکن* قی حالتوں میں صرف متکلم پر اطلاق کیا H ۔ضمیر استفہام میں 'کون' اور 'کیا' کو شامل بحث کیا ہے۔ضمیر موصولہ (جو)، ضمیر التزامی (سو، تو) اور ضمیر تنکیر (کچھ، کوئی) کو بھی شامل بحث کیا H ۔متعدد استعمالات اب متروک ہیں جیسے: تس، کسو، ہموں، تمھوں وغیرہ۔اس اعتبار سے یہ کتاب اردو کے* ر [ارتقائی مطالعے کیے قابل ذکر مواد فراہم کرتی ہے۔

کتاب میں فعل کی بحث صیغہ امر کی سادہ* ین صرفی حیثیت اور بہ طور مادہ فعل استعمال کے ذکر کے بعد*، نی، نے، 3 اور*ں کے اضافے کے ساتھ حو حدت وجمع+ کیر* M مصدر کے حصول کا طر i بتا یا۔اب جمع* M کی علامت '*ں متروک ہے لیکن* قی رائج ہیں۔اس کے بعد حالیہ تمام (The Past Participle)، حالیہ* تمام (The Present Participle) اور ماضی معطوفہ (The Past Conjugative Participle) کی بحث ہے۔حالیہ تمام کے بنانے میں مادہ فعل پر ا، ے، ی اور یں* یں کے اضافے کا جو اصول بتا یا H ، اس میں جمع* M میں اب یں کا اضافہ تو ہو* ہے* یں کا متروک ہے۔حالیہ* تمام میں* ، تے، تی اور تیں* یتیاں کے اضافے کا اصول بتا یا H اس میں سے جمع* M کے لیے تیاں

کا اضافہ اب متروک ہے۔حالیہ جاری* تمام کے لیے* تمام پر ہوا کے صیغے ڈھانے کا اصول بتا یا۔اس میں دل چسپ بحث ماضی معطوفہ (حالیہ تمام ربطی یا حالیہ ماضی ربطی The Past Conjuctive Participle) کی ہے۔مصنف کے خیال میں مادہ فعل پر ے، کے، کر، کرکے اور کرکرکے اضافے سے C ہے۔وہ لکھتا ہے کہ اسے اقسام ماضی میں شامل کر کے ماضی معطوفف علیہ کہتے ہیں لیکن یہ ا- فعل ماقبل کا تعلق آمدہ فعل سے قائم کر* ہے اس لیے حالیہ ہے۔یہاں وہ ساختی تجزایے سے *ی دہ معنیات اور قواعد کو 5 دیتا ہے۔

اقسام ماضی میں فعل ماضی مطلق (The Past Indefinite Tense) سے ابتدا کی گئی اور اس کے ساتھ روابط زمانی میں 'ہے' اور 'تھا' کی شکلوں کا ذکر کیا اور ان کی مدد سے 'تھا' کے اضافے سے فعل ماضی ماضی (The Past Past Tense) جیسے میں بولا تھا، میں نے مارا تھا وغیرہ کا ذکر کیا۔اردو قواعد نویسی کی مقامی روا$ میں اسے ماضی بعید کہتے ہیں ۔۔'ہے' کے اضافے سے فعل ماضی متعین* فعل ماضی حالیہ (The Past Definite The Past Present)) جیسے تو بولا ہے، تو نے مارا ہے۔اردو قواعد نویس اسے فعل ماضی قری$ کا* م دیتے ہیں۔مصنف نے ا- فعل ماضی استقبالیہ (The Past Future) کا ذکر کیا ہے جیسے ''وہ بولا ہووے or ہوگا'' ایسے فعل کے لیے موزوں* م ماضی احتمالی ہے۔وہ، ماضی شرطی (The Past Conditional)، ماضی تمنائی (The Past Operative) کا ذکر ہے۔مصنف یہاں تین روابط زمانی کا ذکر کر* ہے۔ان میں ہے اور اس کی ڈ Y فعل حال کی درجہ بندی روایتی قواعد سے ذرا مختلف ہے۔مادہ فعل پر *' کے اضافے سے فعل* تمام C ہے۔جیسے لکھتا، جا*، *و وغیرہ۔مصنف نے اسے فعل حال مطلق لکھا ہے۔فعل* تمام پر 'تھا' کے صیغوں کے اضافے سے فعل ماضی استمراری C ہے۔مصنف نے اسے حال ماضیہ کہا۔فعل حال میں حالیہ* تمام کو ہی فعل حال مطلق (The Present Indefinite) کہا H اور اس کی مثالوں میں میں ما* (I strike.)، وہ بولتی (She speaks.) وغیرہ کی مثالیں پیش کیں حالاں کہ اردو میں ربط زمانی '(علامت زمانہ) کے بغیر کوئی فعل نہیں حال نہیں C ۔اسی طرح حالیہ تمام پر ربط زمانی 'تھا' کے اضافے سے فعل حال* تمام* یا فعل حال ماضیہ کی تشکیل بتائی۔اب *' کے ساتھ حالیہ* تمام C ہے لیکن 'تھا' کا اضافے سے یہ ماضی* تمام ہو جا* ہے نہ کہ حال* تمام۔فعل حال* تمام حالیہ* تمام پر 'ہے' کے اضافے سے C ہے۔مؤلف نے اسے حال حالیہ* یا حال متعین کہا ہے۔حالیہ* تمام پر 'ہووے' (جواب متروک ہے) اور 'ہوگا' سے فعل حال استقبالیہ (The Present Future) کی تشکیل بتائی۔یہ اصطلاح بھی معنوی طور پر در & نہیں۔وہ گاتی ہوگی اور وہ گاتی ہووے (موجودہ گاتی ہو) فعل حال احتمالی تشکیل دیتا ہے۔فعل مستقبل مطلق وہی ہے جسے آج مضارع کا* م* ی جا* ہے اور مادہ فعل پر علامت* کیر* M وحدت وجمع مطابق ضمیر اضافہ کرتے ہیں جیسے میں چاہوں، ہم چاہیں، تو چاہے، تم چاہو، وہ چاہے، وے چاہیں اور اسی پر علامت مستقبل کے اضافے سے فعل مستقبل مطلق حاصل ہو* ہے جو گا، گی، گے، گیں H ں، اب جمع* M کے لیے گیں او H ں متروک ہے۔مؤلف نے امر و نہی کی مختصر بحث بھی کی ہے۔ان اقسام فعل کے بعد فعل لازم

ومتعدی کی بحث ہے۔

کتاب کی اہم بحث افعال مر ' کی ہے۔جان شکسپیئر سے پہلے انگر ی میں گل کر & کی 'ہندوستانی ز ن کی اَ ائمر' (۱۷۹۶ء)اوراردو میں مولوی اما $ اللہ شیدا کی ''صرف اردو' (۱۸۱۰ء) شائع ہوچکی تھیں اور ہر دو کتب میں افعال مر ' کی بحث موجود ہے لیکن اس کتاب میں پہلی مرتبہ افعال مر ' کی درجہ بندی Ã آتی ہے

ماضی کی بحث میں اس کے علاوہ ماضی شکیہ اور ماضی تمنائی کی بحث ہے۔فعل حال میں حالیہ تمام کو ہی فعل حال مطلق (The Present Indefinite) کہا H اوراس کی مثالوں میں میں مار (I strike.)،وہ بولتی (She speaks.)[]وغیرہ کی مثالیں پیش کیں حالاں کہ اردو میں ربط زمانی '(علات زمانہ) کے بغیرکوئی فعلی جملہ نہیں حال نہیں C ۔اسی طرح حالیہ تمام پر ربط زمانی 'تھا' کے اضافے سے فعل حال تمام فعل حال ماضیہ کی تشکیل بتائی۔اب ' کے ساتھ حالیہ تمام C ہے لیکن 'تھا' کا اضافے سے یہ ماضی تمام ہوجا ہے نہ کہ حال تمام ۔فعل حال تمام حالیہ تمام پر 'ہے' کے اضافے سے C ہے ۔مؤلف نے اسے حال حالیہ یا حال متعین کہاہے۔حالیہ تمام پر 'ہووے' (جواب متروک ہے)اور'ہوگا' سے فعل حال استقبالیہ (The Present Future) کی تشکیل بتائی۔یہ اصطلاح بھی معنوی طور پر در & نہیں ۔وہ گاتی ہوگی اوروہ گاتی ہووے (موجودہ گاتی ہو)فعل حال احتمالی تشکیل دیتا ہے۔فعل مستقبل مطلق وہی ہے جسے آج مضارع کا م جا ہے اور مادہ فعل پر علامت کیر M ووحدت وجمع مطابق ضمیر اضافہ کرتے ہیں جیسے میں چاہوں،ہم چاہیں،تو چاہے،تم چاہو،وہ چاہے،وے چاہیں اوراسی پر علامت مستقبل کے اضافے سے فعل مستقبل مطلق حاصل ہو ہے جوگا،گی،گے،گیں H ں،اب جمع M کے لیے گیں او H ں متروک ہے۔مؤلف نے امرونہی کی مختصر بحث بھی کی ہے۔ان اقسام فعل کے بعد فعل لازم ومتعدی کی بحث ہے۔

کتاب کی اہم بحث افعال مر ' کی ہے۔جان شکسپیئر سے پہلے انگر ی میں گل کر & کی 'ہندوستانی ز ن کی اَ ائمر' (۱۷۹۶ء) اوراردو میں مولوی اما $ اللہ شیدا کی ''صرف اردو' (۱۸۱۰ء) شائع ہوچکی تھیں اور ہر دو کتب میں افعال مر ' کی بحث موجود ہے لیکن اس کتاب میں پہلی مرتبہ افعال مر ' کی درجہ بندی Ã آتی ہے۔اس معاملے میں شکسپیئر کا # از گل کر & کے مقابلے میں ز دہ تجز تی ہے۔وہ افعال مر ' کی اٹھ قسمیں گنو ہے،جو یہ ہیں:

۱۔ عمومی (Nominal): جو اسمی یا صفتی کلمے پر فعل کے اضافے سے W ہیں۔غوطہ مار ۔گالی دینا۔مول 8 ۔

۲۔ تشد ی (Intensive): جو فعل پر فعل کے اضافے سے بنیں اور فعل کی شدت کو ظاہر کریں۔مار ڈالنا،کھا جا ،بول اٹھنا۔

۳۔ استطاعتی (Potentials): فعل کی سکت کو ظاہر کرتے ہیں۔چل i ۔

۴۔ تکمیلی (Completive): فعل کی تکمیل کو ظاہر کرتے ہیں۔کھا f ۔پی f ۔

۵۔ آغاز کار(Inceptive): جوکام کے آغاز کو ظاہر کریں۔پڑھنے لگا۔سیکھنے لگا۔

۶۔ اجازہ(Permissive): اجازت کار کے لیے مستعمل ہوں۔جانے دیں۔

۷۔ قابلیتی(Acquisitive): جس میں فعل ہو پڑے جیسے جاتے پڑے۔

۸۔ خواہش کے لیے قریب فعل کے لیے (Desirative/requestive/proximative): طلب فعل قریب فعل کے لیے جیسے ہوا چاہتا ہے۔

۹۔ تکراری(Frequentative): فعل کی تکرار کے لیے جیسے کر کر۔

۱۰۔ استمراری(Continuative): جس میں تسلسل یا استمرار فعل موجود ہو۔جاتا رہنا،پڑھتے جانا۔

۱۱۔ حالیہ(Statistical): جیسے گاتی آتی ہے۔روتی دوڑتی ہے۔

۱۲۔ اتصالی(Reitratives): جیسے دیکھنا بھالنا۔دوافعال کے اتصال سے C ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا،گل کر & کی قواعد اس کتاب سے پہلے آچکی تھی۔اس کتاب کی منہاج میں یہ خامی ہے کہ اس میں نقشے اور۔ ول کم ہیں۔شکسپیئر کی کتاب کی خوبی ہے کہ اصولی بحث کے بعد جا ، ہو اور بولنا سے مذکورہ لاتمام اقسام فعل سے سادہ،دا 3 درج کی گئی ہیں۔ان دانوں میں حالیہ تمام،حالیہ* تمام،ماضی معطوفہ،ماضی تمام،ماضی مطلق،ماضی قریب $ ،ماضی بعید،مضارع،مستقبل احتمالی،ماضی شرطی وتمنائی،فعل* تمام،ماضی* تمام،فعل حال* تمام،فعل مضارع* تمام،فعل مضارع* م،فعل مستقبل اور فعل امر کا احاطہ کیا H ہے۔

غیر منصرف کلمات میں سے ایسے کلمات کی ا- فہر & کبھی تیار کی گئی ہے جن سے پہلے 'کے' 'کی' کا اضافہ ہو ہے جو یہ ہیں: تیں* پس، نہ دیں ، کنے (متروک)،ساتھ،آگے،سامنے،# ر@*،ہر،پیچھے،اوپر ،نیچے،تلے* ر،سوا،مارے،لیے، واسطے، L *. ،مو. # ،عوض+ ل، ۔ا ،موافق، مطابق، یہاں،آس* پس،ہاتھ،قابل،لائق، بھاویں اور 'کی' سے مربوط میں طرف، طرح،خاطر،نسبت* $. اور معرفت شامل ہیں۔یہ الفاظ جار اور تمیز کے لیے مستعمل ہیں ۔جار عام طور پر بعد کلمہ ہے البتہ کچھ کلمات جار قبل کلمہ کے طور پر بھی مستعمل ہیں جیسے از،ازراہ،بَ،بِ،بہ*، بے،. + ون،. ائے، بعد،بنا،در،درمیان ،سوا،علیٰ،عن،عند،فی، کَ ،لِ،مع،بمع اور من ۔یہ الفاظ بہ طور تمیز ظرفی مستعمل ہیں: اب* -- ،تلک، توڑی،لگ،اب $ ،اب تلک، ! ،کد، ! تلک،کبھی،کدھی،کبھو،کدھو،کبھی کبھی،کبھی نہ کبھی ، ! سے، ! لگ،کبھی نہیں،. # ،. ،جس وقت،. # -- ،. # تلک،. # کبھی،. # نہ $ ،. # کا $ ،$ + ،$ -- ،$ تلک، یہاں، ہاں، یہیں، یہاں -- ، یہاں تلک، یہاں لگ، یہاں توڑی، وہاں، وہیں،کہاں ،جہاں، جہاں جہاں، جہاں تہاں، جہاں کہیں،تہاں،کہیں،کہیں نہ کہیں،کہیں نہیں،ہر کہیں،اور کہیں،ادھر* + ھر، ادھر* اودھر، کدھر* کیدھر، . ھر* جیدھر + ھر* تیدھر،کدھر سے،یوں ،یوں کر،یوں نہ یوں،ووں،یوں کا ووں،ووں کا ووں،وونھیں، کیوں،کیوں

کر، جیوں، جیوں کر، تیوں، تیوں کر، جیوں جیوں، تیوں تیوں، جیوں کا تیوں، جوں، جیون تیوں، جوں توں، جونھیں، ایسا، ویسا، کیسا، جیسا، جیسا Q، ایسا ویسا، جیسا کا Q، فی الفور، اتنا، اِ*، O، ایتا، اتنا، اوٗ*، وتنا، وٗ*، کتنا، کتا، کیتنا، کیتا، جتنا، جیتا، تتنا، تیتا، کئی*۔ ر، جے*۔ ر، تے*۔ رہٗ۔ ری*۔ ریٗ۔ ری*۔ ژ۔ رہٗ۔ رہا، اتے*۔ ر، ای - *۔ ر، دوٗ۔ ر، پھر*یپن، روزروز، شبا*& ، دم+ م؛ ت *؛ $، فی الحال، فی الفور، جھٹ، ہوتے، ہوتے ہوتے، ہولے ہولے، آہستہ آہستہ، دھیمے دھیمے، پے در پے، الگ الگ، ۔ ا۔ ا، ای - ای - ، علیحدہ، درکنار، علاوہ، ماسوا، ماورا%، قری$، آمنے سامنے، رو۔ و، سمنکھ*۔ ہم، ہمراہ، سنگ، سمیت، پیٔے، نیڑے، قبل بعد، عقب، عنقری$، چگونہ، کیف، خواہ مخواہ، سینت، مفت، ان پ#، اچا - *۔ گاہ، ی - قلم، ی - لخت، پہلا، پہلے، دوسرا، دوسرے+، ان، %، %ش، %، الامر، فی الحال*۔ لفعل، مدام، آج، کل، دیوز، فردا، آج کل، پسوں، سوں، سوں، کے، سبیر ے (سویے)، وقت بوقت، وقت بے وقت، وقت*۔ وقت، دروں، بھیتر، ورے، پ ے، واژ*پ ر، ہرگاہ، تل او پ، بہت، ژ*یدہ، نہا$، نپٹ، بس، بسا، اکثر، فی الجملہ، القصہ، الغرض، اغلب، غالباً، لا+، %م، کیون نہ ہو، ہاں، ہوں، ہاں ہیں، بلے، البتہ، فی الحقیقت، حقا، حقیقتاً، حق*۔ حق، سچ، سچ کر، اصلاً، مطلقاً نہیں نہیں تو، اہاں، مبادا، شا+، ہوتو ہو، ہونہ ہو، کاش، کاش کے، 1، چھٹ، ہے گا، فقط، صرف، تو، ہی، یعنی، گو*ی، گوکہ، $، ہمیشہ، ہموار، مدام، ہر/، گاہ، گاہے، ہنوز، چناں چہ، الاّ، D، غیر، بغیر، وغیرہ، مثلاً، خصوصاً، دفعتاً، عقلاً۔ یہاں یہ فہر & تمام اس لیے لکھی گئی ہے کہ پتا چلے، شکسپیئر نے ماقبل قواعدنویسوں کی نسبت کس قدر ژ*یدہ مواد ڈ*ی اور مابعد قواعدنویسوں کی منزل آسان کی۔ اس فہر & کے علاوہ عطف conjuction اور فجا interjection کی فہر & بھی محنت سے تیار کی گئی ہے۔ عطف conjunction میں اور، او، و، بھی، کہ، جو، ا/، ہم، پ، پے، بلکہ، لیکن، لیک، اما*ی، خواہ، چاہو، تو، پس، نیز، ور، ورنہ، ا/ چہ، ہرچند، حالاں کہ اور فجا interjection میں واہ، واہ واہ، کیا خوب، شا۔ ش، آفرین، دھن، کیا۔ تہے، مرحبا، خبردار، ہائے، ہائیہائے، وا، وائے، واویلا، دریغا، دردا، افسوس، حیف، ہے ہے، وے، ہیہات، چھی، چھی چھی، ہت، چخ، چل چخ، در، دور ہو، لو*۔ پ رے **۔ پ میرا، پ#، پ# رہو! کا ذکر کیا۔ یہ تمام+ راجات اردو محاورے کے گہرے اور تفصیلی مطالعے کی گواہی دیتے ہیں۔

عدد کو آج کل بہ طور صفت لیا جا* ہے[] لیکن شکسپیئر نے عدد کے لیے الگ*۔ ب قائم کیا ہے۔ اس میں پہلے ای - سے سو- گنتی لکھی ہے اور اس کے سامنے انگریزی، عربی اور دیو*/ ی K ن لکھے ہیں۔ جان شکسپیئر نے جو عدد لکھے ہیں ان میں سے کئی موجودہ تلفظ کے مطابق نہیں مثلاً: اگارہ (H ی رہ)، تیتیس (تینتیس)، تیتالیس (تینتالیس)، اٹھتالیس (اڑ* لیس)، ستسٹھ (سڑسٹھ) اور اٹھسٹھ (اڑسٹھ)۔ اس کے علاوہ مؤلف خود بھی اعداد کے تلفظ میں% وی اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل اعداد کا دوسرا رائج تلفظ بھی لکھتا ہے:

تینتیس (تیتیس کی جگہ)، چونتیس (چوتیس کی جگہ)، ارتیس (اُٹھتیس کی جگہ)، ا™ لیس (ا™ س کی جگہ)، تینتالیس (تیتالیس کی جگہ)، اڑ* لیس (اٹھتالیس کی جگہ)، پچاون (پچپن کی جگہ)، چھیاچھٹ (چھیاسٹھ کی جگہ)، ارسٹھ

(اٹھسٹھ کی جگہ)،. اسی (بیاسی کی جگہ)، اکانوے*. نوے،. انوے،ۃ انوے وغیرہ۔ان اعداد میں سے اکانوے*. نوے اور ۃ انوے تو پہلی فہر & میں بھی شامل ہیں اس لیے ان کا تو اختلاف نہیں *. قیوں میں تینتیس، چونتیس، اڑتیس تلفظ ہے *. قی تلفظ اَ تھے تو اب متروک ہیں۔ سو-- مطلق اعداد بتانے کے سو سے ہزار اور ہزار سے لاکھ-- اور اس سے آگے-- کے اعداد کا طر i بتا یۓ۔اس کے بعد حروف ابجد کے اعتبار سے اعداد کی قیمتیں، اعداد ۃ Ž، R، اضعافی اور کسری کے لیے رائج طر i بتا یۓ۔ان میں سے کئی اب رائج نہیں جیسے چار کی R حا } گنڈا* پنج کی گاہی اب رائج نہیں۔اعداد کی بحث عدد کی کسری حا }، پ ختم ہوتی ہے۔

اگلی بحث اشتقاق کی ہے۔اشتقاق کو فعلی اشتقاق-- محدود نہیں رکھاH بلکہ پہلے غیر فعلی کلمات سے اشتقاق بتا یۓ جس میں صفتی کلمات اور اسمی کلمات سے نئے الفاظ+ ریعہ لواحق تشکیل دیے گئے جیسے اَم سے اَما، میٹھا سے مٹھاس، او™ سے او™ن، چوکس سے چوکسائی*ۃ زہ سے*ۃ زگی، آدمی سے آدمیت وغیرہ۔اس کو فعلی اشتقاق کا بھی پورا# ازہ ہے اور بہ قول اس کے ''ابھی بہت،.ڑی تعداد میں الفاظ افعال سے مشتق ہیں'' [۹۸] اس کے بعد وہ ا یۓ فہر & درج کرۃ* ہے جس میں ۃ*. سے ۃ*. وٹل سے 5پ، بو سے بوائی، جل سے جلن، پڑھ سے، پڑھنت، پی سے پیاس وغیرہ درج کر کے اپنا موقف*ۃ $. کرۃ* ہے۔'ہارا' اور 'والا' دو علامات،. ائے تشکیل اسم فاعل ہیں جیسے مارنے والا اور مارنے ہارا۔اب ۃ* ی دہ ۃ والا سے اسم فاعل C ۃ ہے۔اسی بحث کے تسلسل میں پیشہ کے مز+ الفاظ کی تشکیل کے کئی قاعدے بتائے گئے ہیں۔غیر فعلی اسمائے ظرف کے لیے لواحق کی ا یۓ طویل فہر & دی گئی ہے جس میں ستھل (دیوستھل)، ستھان (دیوستھان) ستان (قبرستان)، ل (دیول)، الا (شوالا) *. ڑی، واڑی (پھولباری۔پھلواڑی)، سال (گھڑسال)، سالا (گاؤسالا) پور (غازی پور)، نگر (احمد نگر)، *. د (حیدر*. د)، دان (قلم دان)، زار (گل زار)، شن (گلشن) اور گاہ (آرام گاہ) جیسے الفاظ شامل ہیں۔غیر فعلی اسم آلہ، اسم تصغیر، سوابق اور لواحق کے ساتھ تشکیل صفات اور بعض ضما ئ سے صفات اور تمیز کی تشکیل، پ خوب داد تحقیق دی گئی ہے۔%ۃ میں تعدیہ افعال کے قرائن کی بحث ہے۔

گل کر & اور د V ہم عصر قواعد نویسوں کی طرح حصہ نحو بہ طور تفاصیل نحو بہت کمزور ہے۔تشکیل جملہ جو نحو کا مقصود اول ہے، اس،پ*. ت نہ ہونے کے،. ا. ہے۔ۃ* ی دہ ۃ بحث مطابقت میں ہے۔وہ بھی اس طرح کہ قاری پہلے ہی جملے میں، ۃ M % اسے واقف ہیں اور انہیں صرف مطابقت اور متابعت کے قواعد سے آگاہ کرۃ* ہے اور اغلاط کی اصلاح مقصود ہے مثلاً حصہ نحو کا پہلا اصول جو ۃ M میں قاعدہ نمبر ۵۴ ہے اس امر کی اطلاع دیتا ہے کہ فاعلی حا } میں مختلف الجنس اسما کو اَ ا یۓ صفت * ی فعل کے ساتھ ظاہر کیا جا رہا تو وہ مذکر ہوگا۔اَ د*. ی ۃ* ی دہ الفاظ کا مشار الیہ ا یۓ اسم ہے تو وہ الفاظ کسی اور لفظ کی مداخلت کے بغیر% ے ہوتے ہیں۔اسی طرح کا، کے اور کی کی حال، ۃ کیبوں میں کبھی یہ کلمے. ُ ف ہو جاتے ہیں البتہ کا، کے، کی کے الفاظ اضافت کے علاوہ بھی بہت سے مفاہیم ادا کرتے ہیں۔ۃ* ی دہ ۃ قوا 2 حروف اضافت اور حروف ربط کے قواعد کے*. رے

میں ہیں ۔چند قواعد ضما ٔ کے*۔ب میں تعظیمی کلمات کے استعمال کے*۔رے میں ہیں۔اسی حصے میں ضما ٔ مشار ۂ
(آپ،اپنا،آپس وغیرہ)،ضما ٔ استفہام ،ضما ٔ موصولہ اورضما ٔ تنکیر کے قاعدے ہیں۔حالیہ تمام اور حالیہٴ تمام کا ذکر بھی نحو کے
*۔ب میں ہے۔کتاب میں صیغہ سازی کا بیان موجودنہیں لیکن ماضی بہ طور مستقبل اور حال بہ طور مستقبل استعمال ہونے کا بیان
موجود ہے۔اسی طرح سادہ جملے کی سا #نہیں بتائی گئی لیکن مخلوط جملے میں حرف عطف کے استعمال پ مختصر بحث موجود ہے۔جملہ
شرطیہ میں حرف شرط کے استعمال کے قاعدے بھی درج ہیں ۔اتصال امتزاجی،* بع مہمل او* بع موضوع دونوں کامختصر بیان
درج ہے۔%ی بحث مختلف طبقات کے لوگوں کے لیے مستعمل معارف کی ہے۔

'تعارف ۯ۔ن ہندستانی'(An Introduction to Hindustani Language) ۱۸۴۵ء میں سامنے آئی۔اس
کتاب کے عنوان میں قواعد ہندستانی کے# راج کا ذکر ہے۔۔اس کتاب کا پہلا حصہ قواعد،دوسرا ذخیرہ الفاظ،تیسرا مستعمل عام
جملات اور مکالموں ،چوتھا کہانیوں او* پنچواں " جسے کی ذیل میں ہے۔اس کتاب میں حصہ قواعد ۯ۔دہ بہتر ہے ۔اس کے
مشمولات میں پہلا*۔ب فارسی اوراردوحروف تہجی اوراعراب ،دوسر*۔ب اسما،تیسرا ضما ٔ ،چوتھا افعال* پنچواں کلمات متصرفہ
،چھٹا اعداد،ساتواں مشتقات اورآٹھواں نحو پ مشتمل ہے۔''قواعد ۯ۔ن ہندستانی ''اور''تعارف ۯ۔ن ہندستانی ''کے حصہ
قواعد کے مبا # میں ۯ۔دہ اختلاف نہیں ہے۔

جان شکسپیئر کی قواعد کے تیسرے* C میں''دکنی ۯ۔ن کے قواعد''ضمیمے کے طور پ شامل ہیں ۔دکنیات میں لسانی تحقیق
اورقواعد نویسی کی یہ پہلی کاوش ہےاورالگ سے
تحقیق وتنقیدی مطالعے کی متقاضی ہے۔۱۹۸۷@ ۔کے۔بھاٹیا کی ا۔ کتاب A History of Hindi
Grammatical Tradition:Hindi-Hindustani Grammar,Grammarrians History and
Problems شائع ہوئی ۔اس کتاب میں چند پیرا ٔ اف جان شکسپیئر کی قواعد نویسی کے اہم نکات پ بھی ہیں لیکن یہ جا٭ہ
جامع نہیں ہے۔اس میں شکسپیئر کے کام کو گل کر & کی قواعد کے مقابلے میں (much shorter)بہت
مختصر کہاH۔[۱۳]اس بیان سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ کام کم اہم بھی ہے۔جان گل کر & کی'ہندوستانی ۯ۔ن کی قواعد'
A Grammar of Hindoostanee Language ۱۷۹۶ء میں شائع ہوئی۔گل کر & کی قواعد اور شکسپیئر کی
قواعد ا۔ ہی منہاج پ لکھی جانے والی کتابیں ہیں۔مبا # میں کچھ اختلاف ضرور ہے لیکن ۯ۔دہ" مبا # مشترک
ہیں۔یہاں much shorter کو کسی منفی معنی میں e کی بجائے صرف اختصار کے مفہوم میں 8 چاہیے۔شکسپیئر نے جہاں
%ائے کلام کی C۔ دپ اردو قواعد نویسی کی منہاج کو مستحکم کیا وہیں گل کر & سے امثلہ سازی میں اختلاف بھی کیا۔گل کر & کی
قواعد میں سودا،یقین،مسکین،درداوردوسرے شعرا کے اشعار بہ کثرت درج ہیں ۔کئی مقامات پ یہ احساس ہو* ہے کہ
بلاضرورت شعری مثالیں محض اپنی اردودانی کے اظہار کے لیے لکھ دیے گئے ۔شکسپیئر نے اپنی قواعد میں مشکل مثالوں سے

یکسر اجتناب کیا۔ جان گل کر & کی کتاب سامنے آئی تو وہ کسی + ریسی سرا می میں مشغول نہیں تھا۔ شکسپیئر ہندستانی ژ ن کا پ وفیسر تھا۔ اس کی قواعد+ ریسی عمل کے فعال% کے طور پ تیار کی گئی کتاب ہے جس میں M تسہیل اور اختصار کو پیش Ã رکھا H ہے۔ اس نے خالصتاً اردو کے مزاج کو پیش Ã رکھا ہے۔ آرٹیکل کی بحث اردو میں نہیں ہے اس لیے سرے سے یہ بحث چھیڑی ہی نہیں ہے۔ ژ ن کی سا # کے تجزیے پ ژ دہ توجہ دی ہے۔ افعال میں اردو کے صیغوں کی بحث میں مادہ فعل، روابط زمانی اور اقسام حالیہ کا C دی کردار متعین کر کے ہمیشہ کے لیے ا۔ رہ Ú اصول طے کر ژ H ہے۔ تفصیل میں مبا # میں چند مقامات پ الجھاؤ موجود ہے لیکن C دسے اختلاف نہیں کیا جاسکتا۔ افعال معاون کی بحث میں بھی اجتہادی + از ہے جس میں افعال معاون کی درجہ بندی میں سا # اور معنیات کا ربط طے کر ژ H ۔ ہم شکسپیئر کی طے کردہ درجہ بندی کی تفصیل میں جا h ہیں ژ اس میں ا۔ آدھ درجے کا اضافہ کر h ہیں لیکن آج بھی اس کے کسی پہلو سے انکا ژ ž اف نہیں کر h ۔ تشکیل الفاظ کی بحث میں اردو کے مزاج کو پیش Ã ر p ہوئے، اشتقاق، تسبیق و تلحیق * حیذ اور د v ئی قرینوں کو شامل کیا H ۔ حروف غیر منصرف کی جتنی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے، ہم عصر قواعد نویسوں میں کسی کے ہاں موجود نہیں۔ کتاب کا کمزور پہلو اس کا حصہ نحو ہے۔ اس میں " کیب اور جملہ سازی کے اصول * پید ہیں البتہ مطابقت اور متابعت کے مبا # درج ہیں۔ اس حصے کے مطالعے سے + ازہ ہ * ہے کہ یہ ان طلبا کے لیے ژ دہ کارآمد ہے جو قاعدہ تعلیمی عمل میں اپنے استاد کے ساتھ رابطے میں ہیں اور انھیں عملاً ژ ن + ریسی عمل کے ذریعے ژ ن سکھائی جا رہی ہے۔

☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ یہ معلومات درج ذیل ما " ات سے اکٹھی کی گئیں:

i- Colonel H. M. Vibart.,.Addiscombe, its heroes and men of note; .London, Westminster A. Constable and Co.1894,P-39-40.

ii- Buckland C.E. A Dictionary of Indian Biography,London,S.Sonnenchein 1906, P:386

۲۔ ایضاً

۳۔ ایضاً

۴۔ سید سلطان محمود حسین۔ ڈاکٹر تعلیقات خطبات گارساں * سی، لاہور، مجلس " قی ادب، ۱۹۸۷ء، ص:۲۳

نیز: زور، ڈاکٹر محی الدین قادری، گارسان دؔ سی اوراس کے ہم عصر بہی خواہان اردو، حیدر آباد دکن، & رس کتاب گھر طبع ثانی ۱۹۴۱ء، ص:۸۶

۵۔ زور، ڈاکٹر محی الدین قادری، گارسان دؔ سی اوراس کے ہم عصر بہی خواہان اردو، ص:۸۷

۶۔ یہ دکنی زبان کی الگ قواعدی شناخت متعین کرنے کی عمدہ کاوش ہے مزید یہ کہ دکنی لسانیات کا اولین کام ہے۔

۷۔ کتاب شائع ہوئی تو اس پر یہ کوائف درج تھے:

THE HISTORY OF THE MAHOMETAN EMPIRE IN SPAIN:CONTAINING GENERAL HISTORY OF THE ARABS, THEIR INSTITUTIONS, CONQUESTS, LITERATURE, ARTS, SCIENCES, AND MANNERS, TO THE EXPULSION OF THE MOORS. DESIGNED AS AN INTRODUCTION TO THE ARABIAN ANTIQUITIES OF SPAIN, BY JAMES CAVANAH MURPHY, ARCHITECT. LONDON PRINTED FOR T. CADELL AND W. DA VIES, STRAND BY WILLIAM BULMER AND CO. CLEVELAND -ROW, ST. JAMES's. 1816.

اس کتاب کے سرورق پر جان شکسپیر کا ذکر نہیں ۔اصل میں یہ کام CAVANATH MURPHY نے شروع کیا تھا جو تعمیرات اور تحفظ تعمیرات کے ماہر تھے۔وہ سپین میں مسلمانوں کے تہذیبی آثار سے بہت متاثر ہوئے۔انھوں نے سپین کے مختلف شہروں پر رقم کتبوں کی نقول، کچھ نوٹس اور تختیوں کی عبارتیں اکٹھی کیں اور وہ اسے تعارفی کتابچہ یا دستاویز تیار کرنا چاہتے تھے لیکن عمر نے وفا نہ کی ۔اب یہ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ جو سپین میں مسلمانوں کی سیاسی اور عسکری تاریخ کا احاطہ کرتا ہے، یہ وہ جان شکسپیر نے لکھا۔عربی عبارتوں کے تراجم بھی جو ضمیمے میں موجود ہیں ،جان شکسپیر نے کیے . # کہ پہلے حصے کی کچھ مندرجات اور دوسرا حصہ جو شہری اداروں، ادب ،سائنس، فنون ،مصنوعات اور تجارت وغیرہ کے بیان پر مشتمل ہے ، Thomas Hartwell کا مرقومہ ہے۔[5حظہ ہو: کتاب ہذا، ص:۷(مقدمہ)]

۸۔عبدالحق، مولوی، ڈاکٹر بابائے اردو، (مولف)، لغت کبیر، (جلد اول) انجمن ترقی اردو، کراچی، اشاعت اول، ۱۹۷۳ء، مقدمہ، ص:۲۳

,Buckland C.E. Adictionary of Indian Biography, P:386-۹

۱۰۔ یہ نسخہ C انجمن ترقی اردو کے کتب خانہء خاص میں حوالہ نمبر: ای ۴/۳۱ کے تحت موجود ہے۔

۱۱۔جان شکسپیئر، ہندستانی ژ.ن کی قواعد لندن، کاکس اینڈ بیلس، ۱۸۱۸ء ص:۱۷

۱۲۔ .+ قواعدنویسی میں + کیر* M اسم کی قسم نہیں بلکہ لوازم اسم میں سے ہے۔5حظہ ہو: مصباح القواعد مؤلفہ فتح محمد جالندھری ، مسلم یونی ورسٹی پ یس علی گڑھ ۱۹۳۵ء اور قواعد اردو مؤلفہ مولوی عبدالحق الناظر پ یس لکھنؤ ۱۹۱۴ء میں لوازم اسم کی بحث۔

۱۳۔ T.K.Bhatia, History of Hindi Grammatical Tradition:Hindi-Hindustani Grammar,Grammarrians History and Problems,New York, E.J.Brill,1987,P-88